

غیر مسلم کو عید گفٹ دینا جائز ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عید کے موقع پر لوگ غیر مسلموں کو بھی عید گفٹ دیتے ہیں، تو کیا غیر مسلم کو عید کا گفٹ دینا جائز ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت مطہرہ نے غیر مسلموں سے گہرے تال میل، راہ و رسم، الفت و محبت اور دوستی وہم رازی رکھنے سے منع فرمایا ہے، بلاشبہ ان کی رقیقی اور یاری ایمان کے لیے سخت خطرہ اور آخرت کی خرابی کا باعث ہے، لہذا بلا مصلحت شرعی غیر مسلم کو عید گفٹ کے نام پر تحفہ تحائف دینا ممنوع و ناجائز ہے؛ کہ یہ باہمی محبت پیدا کرنے اور میل جول کی راہ ہموار کرنے کا موجب ہے، جس کی اجازت نہیں۔ البتہ کسی حقیقی شرعی ضرورت یا مصلحت کے تحت ہو تو جادات ہے۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکورو نہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ (پارہ 12، سورۃ ہود 11، آیت 113)

صدرالافتاء سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1367ھ/1947ء) اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت (پیار) و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔“ (تفسیر خزان العرفان، صفحہ 437، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ 5، آیت 51)

علامہ عصام الدین اسماعیل بن محمد قنوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1195ھ/1780ء) اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ما بین القوسین عبارة البيضاوي ”نهی اللہ تعالیٰ عن موالاتہم و إن موالاتہم توصل إلى الدخول في زمرةہم... (فلا تعتمدوا علیہم) اعتماد الأصحاب (ولا تعاشر وہم معاشرۃ الأحاب) بل عاشر وہم معاشرۃ الأجانب إن اقتضى الحال“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ موالات سے منع فرمادیا، کہ بلاشبہ ان سے موالات رکھنا (آدمی کو) انہی کے گروہ میں شامل ہونے تک پہنچا دیتا ہے۔ پس کفار پر ساتھیوں کا سا اعتماد نہ کرو، اور اگر مقتضائے حال (کے سبب ان سے تعلق رکھنا پڑ گیا) ہو تو ان کے ساتھ دوستوں کی طرح (محبت و قربت کے ساتھ) نہ رہو، بلکہ ان کے ساتھ اجنبیوں جیسے رہو۔ (حاشیۃ القنوی علی تفسیر البيضاوي، جلد 7، صفحہ 484، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تفسیر صراط الجنان میں مذکورہ آیت کے تحت ہے: ”اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی اُن کی مدد کرنا، اُن سے مدد چاہنا اور اُن کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا، یہ حکم عام ہے۔ ... مسلمانوں کو کافروں کی دوستی سے بچنے کا حکم دینے کے ساتھ نہایت سخت و عید بیان فرمائی کہ جو ان سے دوستی کرے وہ انہی میں سے ہے، اس بیان میں بہت شدت اور تاکید ہے کہ مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ اور دین اسلام کے ہر مخالف سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔“ (تفسیر صراط الجنان، جلد 2، صفحہ 501-502، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے، اگرچہ ذمی مطیع اسلام ہو، اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا

قریبی ہو، قال تعالیٰ: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ﴾ تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ دوستی کریں اللہ ورسول کے مخالفوں سے اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔... مگر صوریہ ضروریہ خصوصاً باکراہ، قال تعالیٰ: ﴿إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاتُوا﴾ مگر یہ کہ تمہیں ان سے واقعی پورا ڈر ہو۔... اور معاملتِ مجروحہ سوائے مرتدین ہر کافر سے جائز ہے، جبکہ اس میں نہ کوئی اعانت کفر یا معصیت ہو، نہ اضرارِ اسلام و شریعت، ورنہ ایسی معاملت مسلم سے بھی حرام ہے، چہ جائیکہ کافر۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 432-433، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک مقام پر لکھتے ہیں: ”سلوک مالی تین طرح ہیں: مرحمت، مکرمت، مکیدت، اول یہ کہ محض اسے نفع دینا خیر پہنچانا مقصود ہو، یہ مستامن معاہدہ کے لیے بھی حرام ہے، امان و معاہدہ کف ضرر کے لیے ہے، نہ کہ اعداء اللہ کو بالقصد ایصال خیر کے واسطے۔ دوم یہ کہ اپنی ذاتی مصلحت مثل مکافات احسان و لحاظ رحم کے لیے کچھ مالی سلوک، یہ معاہدہ سے جائز، نامعاہدہ سے ممنوع۔ سوم یہ کہ مصلحت اسلام و مسلمین کے لیے محاربانہ چال ہو، یہ حربی محارب کے واسطے بھی جائز کہ حقیقت بروصلہ سے اسے علاقہ نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 465، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غیر مسلم کو ہدیہ تحفہ دینے کے متعلق فرماتے ہیں: ”وصیت بھی ہدیہ ہی ہے کہ تملیک عین مجانا ہے، اور امام محمد جامع صغیر میں صاف فرما چکے کہ ان کے لیے وصیت باطل، تو ہدیہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ مگر اسی فرق سے کہ معاہدہ کے لیے جائز اور غیر معاہدہ کے لیے ناجائز، جس طرح خود امام نے سیر کبیر میں اشعار فرمایا، اور کتاب الاصل میں ارشاد امام نے تو بالکل کشف حجاب فرمادیا کہ فرمایا: حربی کے لیے باطل، پھر فرمایا: مستامن کے لیے جائز (اور موجودہ دور کے کفار حربی ہی ہیں)۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 463، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجيب: مفتي محمد قاسم عطاري

فتوى نمبر: FAM-783

تاریخ اجراء: 14 ذوالحجہ الحرام 1446ھ / 11 جون 2025ء



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net